قندیل

اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا نور

تو مکین و لا مکاں تو قرین و بے کراں

قندیل

م---------------

ہوس کے سمندر میں گھِرا اخلاص کا جزیرہ

ہوں زادۂ خورشِید نہ انجُم کوئی تاباں
حیرَت ہے عجَب بات ہے اے ساقیٔ دوراں
شَب ہم نے جو چَراغ سرِ راہ رکھ دیا
سُنتے ہیں اُس کے نُور سے دنیا ہے درخشاں

دعا

ہو پناہ منکرِ تام سے   جو ذمیم ہے، جو رجیم ہے
شروع اُس حبیب کے نام سے   جو کریم ہے، جو رحیم ہے

تو لئیقِ حمدِ خلوص گیں
مرے ربّ و خالقِ عالمیں
تو بڑا رحیم ہے یا متیں
تو ہی مالکِ دمِ یومِ دیں
ترے آستاں پہ مری جبیں
ہے تری مدد کی طلب یہیں
مری عرض ہے مرے دلنشیں
کہ مِری نگاہ ہو قبلہ بیں
ہوں ترے انعام کا میں رہیں
نہ ہوں میں زَ فرقۂ مشرکیں
وہ ہے جن پہ چشمکِ خشم گیں
وہ جو راستے میں ہیں گُم کہیں

آمیں

SUPERNAL IS ETERNAL

لا مَکاں ہے جاوِداں

تو اَزل سے لَم یَزَل

تیرے خواہاں، حمد خواں
دونوں عالم دم بدم

جُو بہ جُو تیرا نمُو
چار سُو ظاہر ہے تُو

فَہمِ فرزِیں سے بریں
تو رگِ جاں میں نِہاں

تیری قدرت سے فقط
ہے نفس میں پیش و پس

سو منازِل، ایک دِل
سو ترنگ اور ایک چنگ

سو مصائب، ایک رب
سو ترازُو، ایک ھُو

۷۸۶

یہ تنگ و تاریک کھائی متفرق خداوں کی خدائی کے لیے نہیں بنائی

نغمۂ نبض

حصۂ اوّل	سرودِ ہوش
حصۂ دوئم	سرودِ تدریج
حصۂ سوئم	سرودِ فرزیں
حصۂ چہارم	سرودِ نمود
حصۂ پنجم	سرودِ تعطُّر

فوزیہ؛ دُخانِ لُوبان

ਆਖਿ ਆਖਿ ਮਨੁ ਵਾਵਣਾ ਜਿਉ ਜਿਉ ਜਾਪੈ ਵਾਇ ॥ (53-8, ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮਃ 1)

aa<u>kh</u> aa<u>kh</u> man vaav<u>n</u>aa ji-o ji-o jaapai vaa-ay.

میں اپنے ذہن کے تاروں کو چھیڑ کر اُس کی حمد بیان کرتا ہوں۔ جیسے جیسے اُسے جانتا جاتا ہوں، ویسے ویسے تاروں کو مزید چھیڑتا جاتا ہوں

فہرستِ مضامین

قندیل .... سرِورق

فہرستِ مضامین..ح

حصۂ پنجم۔ سرودِ تعطّر۔۔۔مملکت۔چراغ...2

ا۔ تعارف 2

سورج سے جاملو 5

زبور:۔ ۱۸:۲۸ اِس لیے کہ تو میرا چراغ روشن کرے گا۔ خداوند میرا خدا میرے اندھیرے کو اُجالا کر دے گا

كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً

پہلے تو سب لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا

حصۂ پنجم۔ سرودِ تعطّر۔۔۔ مملکت۔چراغ

ا۔ تعارف

ایسا نظام جس کے ہاتھ اقارب کے خون سے رنگے ہوں مزید چل سکنے سے قاصر ہے۔ مستقبل میں باقیاتِ عہدِ رواں اُن کی مدہم یاد ہو گی جنہوں نے زمین اور گنج ہائے زمین کے حصول کے لیے بے حساب ظلم ڈھائے حالانکہ دونوں ہی وافر مقدار میں موجود تھے۔ آنے والے وقت کی نظروں میں تم وہ وحشی ہو جنہوں نے بمشکل تمیز کردہ لہو و لحم کی گردن کاٹی تاکہ اُنہیں عارضی طور پر وہ مل سکے جو کبھی اُن کا تھا ہی نہیں۔ اُس سمت دیکھنے کی کوشش کرو جہاں باد نُما کا رُخ ہے۔ سنا ہے، یہ لوحِ محفوظ میں لکھا جا چکا ہے کہ ایک دن اس فانی دنیا کی تمام ریاستیں ایک بادشاہ اور ایک خدا کے سائے تلے اکٹّھی ہو جائیں گی۔ ایک وقت ایسا آئے گا جب سارے لوگ حدودِ لا محدود والی مملکتِ آدم زاد کی تخلیق پر متّفق ہو جائیں گے اور شاہِ شہاں کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کر لیں گے۔

یہ ساحل اور فضائیں، ویرانہ اور سبزہ، لامحدود زمین اور آزادی، ہوائیں جو تمہاری تواضع کرتی ہیں، زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور لڑتے جھگڑتے غزال، پھولوں کا تعطّر اور بہتا ہوا پانی، سب قدرت ہے۔ تم ملکی نہیں بلکہ قدرتی دنیا میں آباد ہو اور اس دنیا میں بقا کے حصول کے لیے تمہیں اپنی سوچ کو اسی کے مطابق تبدیل کرنا پڑے گا۔ اس سطحی مادی ترقّی کے حصار میں قید ہو کر نہ رہ جانا؛ حقیقت کا سامنا کرو۔ پارہ پارہ جسم گوشت کا لوتھڑا ہے۔ آنکھیں کھولو؛ جس پر تم آباد ہو یہ مجمع الجزائر نہیں بلکہ ایک حَجَرِعظیم ہے اور مستقبل کا تمہارے اوپر یہ حق ہے کہ تم اسی طور قرّۂ ارض کو آباد کرو۔

شنعار؛ جو پہلے ستاروں کی طرح ٹمٹماتا تھا۔ یہی ہے ساعت و جائے ولادتِ تصوّرِ مملکتِ آدم زاد۔ عین یہی وقت اور خاص یہی جگہ، کوئی اور وقت نہیں، کوئی اور جگہ بھی نہیں کیونکہ یہ لوحِ محفوظ میں ہے۔ مملکتِ آدم زاد ایک ایسا ساعت کُش جھولتا ہوا آبگینہ ہے جو اجتماعی حیثیّت میں صدائے نبود سے بچ سکنے کی صلاحیّت رکھتا ہے۔ جدید۔آقاشاہی وہ بجری اور گارا ہے جس سے تم مستقبل میں ایسی مملکت تخلیق کرو گے جس کے بازو ایک دن جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

تسخیرِ جہاں کے بعد تم اپنے ماضی کے روبرو ہو گے۔ ایک خاص سطح پر حاکم اور محصور تابع نیم کے مابین واحد فرق عاجزی ہے۔ وہ محصور تابعِ نیم جو عاجز نہیں رہتا، ہوس کا نشانہ بن جاتا ہے۔

کیا تم اب اُس سمت دیکھ سکنے کی صلاحیّت رکھتے ہو جہاں بلا تردُّد باد نُما کا رخ ہے؟ ہاں استادِ کامل میں اقرار کرتا ہوں۔ احساسِ پنہاں آشکارا ہو چکا۔

ماہِ مقدّس

اے برقِ تجلّی دل کا خرابہ طُور کرو اب روشن ہو
اے ماہِ مقدّس ظلمتِ شب کو دور کرو اب روشن ہو

گو فقر و صداقت مردہ ہیں پر تیری حمیّت زندہ ہے
ہے وقت کا نیزہ تیز بہت پر تیری فراست زندہ ہے
دنیا کی طریقت تار سہی پر تیری شریعت زندہ ہے
تاریک سہی یہ راہگزر پر تیری وجاہت زندہ ہے

تم رات کے تیرہ پرہن کو پُر نور کرو اب روشن ہو
اے ماہِ مقدّس ظلمتِ شب کو دور کرو اب روشن ہو

اِس دل کے دریدہ دامن میں جُز تارِ پریشاں کم کم ہے
اک داغ ہے میرے سینے پر اب شوق کا ساماں کم کم ہے
احساس کی شمع بجھ سی گئی نظروں میں فروزاں کم کم ہے
سانسوں کا ترنّم ٹوٹ چکا اور فکر میں لرزاں کم کم ہے

اِک تشنہ بلب کا کاسۂ جاں معمور کرو اب روشن ہو
اے ماہِ مقدّس ظلمتِ شب کو دور کرو اب روشن ہو

اِن خشک پہاڑوں میں اِک وادئ سبز کا دامن باقی ہے
اِس راکھ کی بنجر مٹّی میں اِک بیج کا مدفن باقی ہے
اِس اُجڑے گُلستاں میں اب بھی اِک خستہ نشیمن باقی ہے
بے برگ درختوں میں اب تک بے نام سا مسکن باقی ہے

یوں اور دلِ بے طور کو نا رنجور کرو اب روشن ہو
اے ماہِ مقدّس ظلمتِ شب کو دور کرو اب روشن ہو

پُر ہول سمندر میں پنہاں خاموش کنارہ اب بھی ہے
ان ریت کے طوفانوں میں چھپا اک شوخ نظارہ اب بھی ہے
اِس رات کے کالے دل میں کہیں اک سرد شرارہ اب بھی ہے
اور چرخِ سیاہ کے دامن میں اک بجھتا ستارہ اب بھی ہے

اس رشحۂ نور سے دور شبِ دیجور کرو اب روشن ہو
اے ماہِ مقدّس ظلمتِ شب کو دور کرو اب روشن ہو

میں کب سے کھڑا ہوں راہ میں تیری عجز و غنا کی آس لیے
آنکھوں میں ہے اُلجھن، لب پہ دعا اور دل میں عطا کی آس لیے
ہے روح میں اِک ہنگامۂ محشر، دل میں گدا کی آس لیے
ہوں ایک حقیر سا خاک کا پُتلا اور بقا کی آس لیے

اے برقِ تجلّی دل کا خرابہ طُور کرو اب روشن ہو
اے ماہِ مقدّس ظلمتِ شب کو دور کرو اب روشن ہو

"جنہیں یگانگیٔ خلق کا ادراک ہو وہ خوف اور جہالت کے اندھیروں سے باہر نکل آتے ہیں"

احساس کی تقلید کرو۔ اپنی حسِّ باطنی کی اندھی پیروی کرو، یعنی، اُس پر ایمانِ کامل رکھو جس پہ خلوصِ دل سے یقین رکھتے ہو اور یقیناً تم اپنی منزلِ مقصود پا لو گے۔ بالکل اِس ندّی کی طرح جسے، باوجود گھپ اندھیرے کے، بھروسہ ہے کہ ایک دن وہ سورج سے جا ملے گی۔